اِضطرابی کیفیت سے نکلیے!

ممبئی حملوں کے بعد برصغیر پاک وہند میں ایک نئی صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے۔ پاکستان اور ہندوستان پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ دونوں ممالک کی فوجیں ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہونے کے لیے صفوں کی درستگی میں مصروفِ عمل ہیں۔ دونوں طرف کے جذباتی لوگ جنگ کے شعلوں کو بھڑکتا ہوا دیکھنے کے لیے بے تاب و بے قرار نظر آتے ہیں۔ پاک وہند کے سیاستدان بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ لوگ پریشان اور مضطرب ہیں۔ ہر ایک کو ایک ہی فکر دامن گیر ہے کہ اگر جنگ ہوگئی تو اسے کیا کرنا ہے؟

فرمانِ نبوی ﷺ ہے «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ» [صحيح البخاري: ۲۸۰۵] ''جنگ داؤ پیچ کا نام ہے۔'' بھارت آج کا نہیں ہمارا ازلی دشمن ہے۔ دشمن کو کمزور سمجھنا حماقت کا کام ہے۔ اگر بھارت ممبئی حملوں کی صورت میں ہمارے ساتھ چالاکی کر رہا ہے تو ہمیں بھی اپنی تیاریاں پوری رکھنا ہے۔ ہمیں اپنی غلطیوں کا برملا اعتراف کر لینا چاہیے کہ ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے ہی بھارت کو یہاں تک پہنچنے کی جرأت ہوئی ہے۔ یہ کوئی اچانک پیدا ہونے والی صورتِ حال نہیں ہے بلکہ لمبے چوڑے ہوم ورک کا نتیجہ ہے۔ اگر بنیادی مسائل کو حل نہ کیا گیا تو دشمن روپ بدل بدل کر حملے کرتا رہے گا اور اگر بھارت کی دم پر پاؤں رکھ دیا جائے تو وہ چوں بھی نہ کر سکے گا، لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ ہماری اپنی دُم آزاد ہو اس پر کسی اور کا پاؤں نہ ہو۔

ممبئی حملے اور اس سے پیدا شدہ صورت حال دراصل پاکستان کے لیے ٹیسٹ کیس ہے۔ انڈیا ایک لمبے عرصے سے پاکستان پر تابڑ توڑ ثقافتی حملے کر رہا ہے۔ یورپ اور مغرب بھی اس کا ہمنوا بن چکا ہے۔ ہماری صورتِ حال یہ ہے کہ آزادی کے ۶۱ سالوں کے بعد بھی ہماری خوشی، غمی کی تقریبات صدیوں پرانی ہندو رسومات کی غلام ہیں۔ کلچر کی رائج الوقت تعریف کے مطابق ہمارے اور انڈیا کے کلچر میں بھی کم ہی فرق ہے۔ اس لیے ثقافتی اور کھیلوں کے طائفے

اور طوائفیں بے دھڑک آسانی سے اِدھر اُدھر آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہمارے حکمران بھی اتنے فارغ ہیں یا غالباً ملک کے وسیع تر مفاد میں انڈین گلوکاروں کے ساتھ لمبی لمبی ملاقاتیں فرماتے ہیں۔ کانگریس کی سربراہ سونیا گاندھی نے کہا تھا۔ ہم پاکستان سے (ثقافتی) جنگ جیت چکے ہیں۔ اب ہمیں (عسکری) جنگ لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا دشمن ہم سے جنگ کرتے ہوئے محاذ جنگ بھی بتا رہا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم ان کا مقابلہ کرتے، ان کے حملوں سے بچاؤ کی صورت تلاش کرتے اور جوابی حملے کے طور پر ہندوستان میں اسلام کی سچی تعلیمات کے فروغ کی راہیں تلاش کرتے، لیکن ایسا نہ ہوا اور نتیجہ کے طور پر ہم کمزور ہوتے رہے۔ آج ہم ثقافتی طور پر اس سے بری طرح متاثر ہیں۔

یہ اُصول فطرت ہے کہ باطل کے مقابلے میں حق لازماً کھڑا ہوتا ہے۔ وطن عزیز کے نیک اور خیرخواہ حلقوں نے انسانی فلاح کے بہت سے پروگرام شروع کیے۔ بے سہارا، نادار اور غرباء سے تعاون سے لے کر خرافات اور رسومات کی بیخ کنی کے لیے تعلیمی، تربیتی ادارے دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے طول و عرض میں پھیل گئے۔ یہ ادارے دشمن کی آنکھوں میں کھٹکنے لگے اور وہ ان اداروں کو تہہ و بالا کرنے کے درپے ہوگیا۔ اس کی کوشش کامیاب ہوئی، سلامتی کونسل نے پاکستان کے دفاعی اداروں پر پابندی لگا دی۔ جسے ہم نے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے قبول کرلیا۔ گویا کہ تیسرے محلے کے لوگ ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہمارے گھر میں کس کو آزادی ملنی چاہئے اور کس پر پابندی لگنی چاہئے۔ اگر باہر کے لوگ ہمارے گھر کے بارے میں اس طرح فیصلے کرنے لگیں تو ہمیں اپنی حیثیت پہچان لینی چاہیے۔ یہ سلامتی کونسل بھی عجیب ڈرامہ ہے۔ جس کے مستقل پانچ ارکان میں سے ایک بھی مسلمان نہیں ہے۔ پاکستان میں انسانیت کی خدمت میں مصروف ادارے دہشت گرد ٹھہرے اور اسرائیل نہتے فلسطینیوں میں سے سینکڑوں کو شہید اور ہزاروں کو زخمی کرنے کے باوجود 'پاک پتر' اس کے لیے محض 'اظہار تشویش' کی قرارداد۔ چہ معنی دارد!

ہمارے میدانی علاقے صاف کرنے کے بعد دشمن قبائل کی طرف متوجہ ہوا۔ قبائلی روایات کے اچھا یا برا ہونے سے قطع نظر دشمن کو اپنے مقاصد پورے ہوتے نظر نہیں آرہے تھے۔ ان

کے توڑ کے لیے عالمی دہشت گردی کے پروگرام میں عراق کے بعد افغانستان اور افغانستان کے تناظر میں قبائلی پٹی کو ہدف بنایا گیا۔ دنیا کے نقشے میں نمایاں حیثیت رکھنے والی پاکستانی فوج کو ہی لوگوں سے ٹکرایا گیا۔ جس سے ایک طرف قبائلی عوام اور دوسری طرف افواج پاکستان کمزور ہوئیں۔

افغان جنگ کی آڑ میں لڑائی کو پاکستان کی قبائلی پٹی تک تو بڑھایا ہی گیا۔ مزید برآں اس کے تناظر میں پاکستان بھر سے مخلص، متحرک اور دین دار افراد کو بیچنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ لال مسجد کا واقعہ اسی پر مستزاد ہے۔

ان تمام حالات کو دیکھا جائے تو ایک ہی بات نظر آتی ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اور ہمارا دشمن، جو صرف بھارت نہیں بلکہ الکفر ملة واحدة کے مصداق تمام عالم کفر ہے۔ ہماری نظریاتی سرحدوں کو کمزور کرنے پر تلا ہوا ہے۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ نظریہ ختم ہونے سے وجود بھی ختم ہو جائے گا۔ اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ بھارت نے یہ بیوقوفی کی کہ پاکستان سے جنگ کے حالات پیدا کر لیے۔ موجودہ حالات میں بھارت پاکستان پر کبھی حملہ کرنے کی حماقت نہیں کرے گا۔ اس نے شرارت کر کے دیکھ لیا ہے کہ پاکستان کے بارے میں جو کچھ سوچ رکھا تھا۔ زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔ اس کے تفصیلی حالات تو سیاسی اور عسکری تجزیہ نگار بہتر طور پر بتا سکتے ہیں لیکن اتنی بات ضرور واضح ہے۔ دشمن سمجھتا تھا پاکستان میں اسلامی کلچر کو کمزور کر کے، قبائلی علاقوں میں جنگ چھیڑ کر اور عالمی اداروں کو پنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہوئے پورے ملک کو اضطراب کی حالت میں مبتلا کرنے کے بعد ایک ہی وار میں اس ملک کا صفایا کر دیا جائے گا۔

لیکن مسلمان کتنا ہی بے عمل ہو جائے۔ جب تک اس کے دل میں ایمان کی چنگاری سلگ رہی ہے، یہ کسی بھی وقت شعلہ بن سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انڈیا کے بارڈر پر آتے ہی قبائلی اپنے زخموں کو بھول کر پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔ پاکستانی شہری تمام تر ناانصافیوں کے باوجود جذبہ جہاد سے سرشار ہیں۔ مغربی سرحد سے ابھی ۲۰ ہزار فوج ہی ہٹائی تھی کہ افغانستان میں موجود اتحادی افواج مستقبل کا تصور کر کے لرز اُٹھے۔ ان

حالات میں وہ بھارت کو کبھی جنگ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے ابوجندل کو عہد کی پاسداری کرتے ہوئے مشرکین مکہ کے حوالے کردیا گیا تھا۔اور نظر بند عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے انتقام کے لیے مسلمانوں نے جہاد وقتال کی بیعت کی تھی۔ان کے سامنے اُصول واضح تھے۔دشمن گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگیا جو لوگ خود اُصول نہیں بناتے انہیں دوسروں کے اُصولوں کے مطابق رہنا پڑتا ہے ہمیں اپنے اُصولوں کو واضح کرنا ہے تاکہ ہم یکسوئی کے ساتھ اپنا اپنا کام کرسکیں۔!!

سوچنے کی بات ہے کہ ممبئی حملوں کی نوبت کیوں آئی؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ قیام پاکستان کے وقت جونا گڑھ، مناوردا، حیدرآباد دکن اور پنجاب کا بہت سا علاقہ بھارت کے حوالے کردیا گیا؟اور اس پر مستزاد یہ کہ ۶۰ سال سے اُقوام متحدہ سے پاس ہونے والی قرارداد کے مطابق مشرقی تیمور اور کشمیر کا قضیہ حل نہ ہوسکا۔فلسطین کا مسئلہ اس طرح اُلجھا ہوا ہے۔یہ کفر کے لانگ ٹرم پروگرام تھے اور اب شارٹ ٹرم پروگرام کے تحت ۹/۱۱ کا واقعہ، ممبئی حملے اور اس کے بعد نامعلوم کتنے پروگرام پائپ لائن میں ہیں۔جو لوگ مسائل پیدا کرنے والے ہیں ہم ان سے حل کرنے کی اپیلیں کررہے ہیں۔اگر انہوں نے ہی حل کرنے ہوتے تو یہ پیدا ہی کیوں کرتے؟ ہمیں اپنی کمزوریوں کا جائزہ لینا چاہیے۔جب تک یہ کمزوریاں باقی رہیں گی اہل کفر اسی طرح ہمارا استحصال کرتا رہے گا۔

غزہ پر اسرائیلی حملے کے بعد دو، تین دنوں میں صرف سعودی عرب میں تقریباً ایک ارب ریال (۲۰؍ارب روپے) چندہ جمع ہوا۔جب کہ دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ جنگ بندی تو دور کی بات ہے پوری مسلم دنیا کی قیادت مل کر سلامتی کونسل سے ایک مذمتی قرارداد منظور نہ کرواسکی۔کیا مسلمان اتنے کمزور ہوگئے ہیں؟اگر واقعی کمزور ہیں تو اس کے مداوے کی بھی کوشش کررہے ہیں کہ نہیں؟روس، امریکہ، بھارت اور اب اسرائیل، اس کے بعد نجانے کتنے غیر مسلم ممالک مسلمانوں کو اُچکنے کی تیاری کررہے ہیں؟ کیا اس طرح سے ایک ایک کرکے مرنا اور مٹنا ہی ہمارا مقدر ہے؟ ہمیں مان لینا چاہیے کہ اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈالنے کی روش، دنیا میں ہماری ذلت کا سبب بن رہی ہے۔اے اہل پاکستان! اگر بقا چاہتے ہو

تو اس ارشاد خداوندی پر عمل پیرا ہو جاؤ۔

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ، وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ [الانفال:۶۰]

''اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور ہتھیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلہ کے لیے تیار رکھو تا کہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعدا کو خوف زدہ کرو، جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے، اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے، اس کا پورا پورا بدل تمہاری طرف پلٹایا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہر گز ظلم نہ ہوگا۔''

ابو موسیٰ عمران حیدر

[فاضل جامعہ لاہور الاسلامیہ]

............*